سوال

(233) کیا رمضان میں نیک عمل کا ثواب اور برے عمل کا گناہ ستر درجے بڑھ جاتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں نیک عمل کا ثواب ستر درجے بڑھ جاتا ہے۔ کیا اسی طرح گناہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کیا یہ اس کی شانِ کریمی کے خلاف نہیں؟ اور رمضان کی برکات پر حرف نہیں آئے گا۔ مدلل تحریری فرمایا جائے۔ (ایک سائل) (۷فروری ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان میں نیکی کا اجر و ثواب ستر گناہ بڑھنے والی روایت سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں بلاحساب تک جا پہنچی ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے :

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ١٠ ... سورة الزمر

اہلِ تاویل و تفسیر نے صابرون کی تشریح روزہ داروں سے کی ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے :

'إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ' (صحیح مسلم، بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ، رقم : ١١٥١)

اور جہاں تک برائی کا تعلق ہے سو اس کے ارتکاب سے رمضان غیر رمضان میں اضافہ نہیں ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے :

'فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً' (صحیح البخاری، بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ، رقم : ٦٤٩١)

''یعنی بندہ اگر گناہ کا قصد کرکے برائی کر گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے صرف ایک برائی درج کرتا ہے۔''

اور قرآنِ کریم میں ہے :

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ١٦٠ ... سورة الانعام

''جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا اسے سزا ویسی ہی ملے گی۔''

اورالاعرج کی روایت میں ہے :

'فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا' (صحیح مسلم ، باب إِذَا هَمَّ العَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ ، وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ ، رقم : ١٢٩)

اور صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :

'فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ' (صحیح مسلم ، باب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ تَعَالَى ، رقم : ٢٦٨٧)

اور ''صحیح مسلم ''ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے اخیر میں الفاظ یوں ہیں : 'أَوْ يَمْحُوهَا' مفہوم اس کا یہ ہے کہ ا تعالیٰ اپنے فضل وکرم یا توبہ واستغفار یا اچھا عمل کرنے سے برائی کو مٹا دیتا ہے لیکن پہلا معنی حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کے قریب تر ہے ۔

حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

'وَيُسْتَفَادُ مِنَ التَّأْكِيدِ بِقَوْلِهِ وَاحِدَةٌ أَنَّ السَّيِّئَةَ لَا تُضَاعَفُ كَمَا تُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ وَهُوَ عَلَى وَفْقِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا ۔' (فتح الباری ، ج : ١١ ، ص : ٣٢٨)

''یعنی سَيِّئَة کے ساتھ واحدۃ کی تاکید سے یہ بات مستفاد ہے کہ برائی میں اضافہ نہیں ہوتا جس طرح کہ نیکی میں کئی گناہ اضافہ ہوتا ہے اور یہ ا کے فرمان فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا کے عین مطابق ہے ۔''

ابن عبد السلام نے اپنی ''امالی ''میں کہا : تاکید کا فائدہ یہ ہے کہ یہاں اس شخص کا وہم رفع کرنا مقصود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ انسان جب برائی کرتا ہے تو برا عمل اس پر لکھ دیا جاتا ہے اور قصدِ برائی کا بدی میں مزید اضافہ کا موجب ہو گا ۔ درآں حالیکہ معاملہ اس طرح نہیں برائی صرف ایک ہی لکھی جاتی ہے ۔ ہاں البتہ بعض اہلِ علم نے حرم ملکی میں برائی کے ارتکاب کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے ۔

اسحاق بن منصور نے کہا میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا ۔

'هَلْ وَرَدَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ أَنَّ السَّيِّئَةَ تُكْتَبُ بِأَكْثَرَ مِنْ وَاحِدَةٍ قَالَ لَا مَا سَمِعْتُ إِلَّا بِمَكَّةَ لِتَعْظِيمِ ۔' (فتح الباری ، ج : ١١ ، ص : ٣٢٩)

'کیا کسی حدیث میں وارد ہے کہ برائی بھی ایک سے زیادہ لکھی جاتی ہے ۔ جواباً فرمایا : میں نے یہ بات کسی سے نہیں سنی ۔ ہاں البتہ حرم کی تعظیم واحترام کی خاطر مکہ میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔''

تاہم جمہور زمان ومکان کے اعتبار سے تعمیم کے قائل ہیں ۔ لیکن بعض دفعہ بڑھائی میں تفاوت پایا جاتا ہے ۔ اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کہ قرآن میں ازواج مطہرات کے بارے میں تو تضعیفِ عذاب کی نص موجود ہے ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ٣٠ ... سورة الاحزاب

''تم سے جو کوئی صریح ناشائستہ الفاظ کہہ کر رسول ﷺ کو ایذا دینے کی حرکت کرے گی اس کو دگنی سزا دی جائے گی ۔''

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کے حق کی عظمت کی بناء پر ہے ۔ کیونکہ ازواج مطہرات سے فحش گوئی وقوع ایک زائد سمت کا متقاضی ہے وہ ہے نبی ﷺ کی ذاتِ گرامی کو اذیت دینا ۔ (فتح الباری : ١١/٣٢٨ ۔ ٣٢٩)

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ برائی صرف ایک ہی برائی رہتی ہے اس میں اضافہ نہیں ہوتا۔ چاہے موسم رمضان ہو یا غیر، لیکن ایامِ مبارکہ میں اس کے وقوع سے اس کی شناعت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس پر سختی سے نکیر کی گئی ہے یا 'وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ أَقْصِرْ' (سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، رقم: ١٦٤٢، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، رقم: ٦٨٢) میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ 'وَقَالَ التِّرْمِذِیُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ' دوسری حدیث میں ہے :

'مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَیْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ یَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔' (صحیح البخاری، بَابُ مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ، وَالعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ، رقم: ١٩٠٣)

اُمتِ مرحومہ پرا رب العزت کا عظیم احسان ہے کہ ایک ایک نیکی میں بے پناہ اضافہ کردیا۔ جب کہ بدی میں تعدد کے بجائے اسے اپنی جگہ پر رکھ کر توبہ وانابت کی دعوتِ عام دی تا کہ گنہگار سیاہ کار بندے اس کے آغوش رحمت میں داخل ہو کر بہشت کے وارث بن سکیں۔ اسی بناء پر ترغیب دی گئی ہے کہ

'مَنْ قَامَ لَیْلَةَ القَدْرِ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔' (صحیح البخاری کتاب الصیام، بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِیَّةً، رقم: ١٩٠١)

اور جب اس کی مرضی ہو تو حقوق العباد کو بھی معاف فرما کر ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول دونوں کو خوش کر دیتا ہے۔

لَا یُسْأَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْأَلُونَ ٢٣ ... سورة الأنبياء

إِنَّ اللَّهَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا ... ٥٣ ... سورة الزمر

لہٰذا یہ اعتقاد رکھنا کہ رمضان المبارک میں نیکی کی طرح برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا شرعی نصوص کے منافی نظریہ ہے۔

ا رب العزت جملہ مسلمانوں کو برکاتِ رمضان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 232

محدث فتویٰ